حارث بن الحراث (حارث الحراث) کے بارے میں روایات کا تحقیقی جائزہ

The narrations about Haris Bin Al-Harras A research review

سمیع الحق[i] فیاض محمد[ii]

Abstract

This research study aims at analyzing the predictions about Haris bin Harrass in light of Hadiths. The Hadiths further confirm that Harris bin Harrass will emerge from across the river Ammu (Afghanistan). His forces will be led by Mansoor. Harris bin Harrass`s emergence will strengthen the Muslims conditions by that time and thus, a conducive atmosphere will prevail before Mahdi (AS) advent.Furthermore, this research critically analyzes all the events and further affirms that how far these traditions are authentic regarding Haris bin Harrass. The claims for the true identity of the person, Haris bin Harrass are also critically analyzed.

Key Words: analyzing,prediction,advent

مستقبل میں چند رونما ہونے والے واقعات کی پیش گوئی احادیث مبارکہ میں ہوئی ہے۔ ان رونما ہونے والے واقعات سے متعلق احادیث کو محدثین نے اپنی کتابوں میں علامات قیامت "ملاحم اور فتن" کے نام سے جمع فرمائے ہیں، جیسا کہ مہدی کا خروج، فتنہ دجال، حضرت عیسی کا نزول وغیرہ۔ان پیش گوئیوں میں ایک پیش گوئی حارث بن الحراث کی ہے۔آج کل رسائل، انٹرنیٹ اور دیگر ابلاغیات میں مختلف لوگ اس بات کا دعوہ کرتے ہیں کہ وہ حارث بن حراث ہیں اور نبی کریم ﷺ کی پیش گوئی کے مطابق وہ امام مہدی سے پہلے نکلے ہیں اور امام مہدی کے لیے راستہ ہموار کر رہے ہیں جیسا کہ احادیث میں ذکر ہے کہ مشرق سے یا ماوراء النہر سے ایک شخص نکلے گا جو مہدی کے لیے راستہ ہموار کریگا اور محمد ﷺ کے آل کو مشکلات سے نکالے گا۔

---

i اسسٹنٹ پروفیسر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل دیر بالا

ii ایم فل سکالر، ڈیپارٹمنٹ آف اسلامک سٹڈیز، شہید بینظیر بھٹو یونیورسٹی شرینگل دیر بالا

ضلع دیر بالا کے علاقہ براول میں منصور نامی ایک شخص حارث بن حراث کے نام پر چالس سال سے کام کر رہا ہے [1]۔ انہوں نے مختلف ممالک کے دورے کئے ہیں، مدارس کے علماء اور سیاسی اور مذہبی رہنماؤں سے مل چکا ہے، اسی طرح میڈیا پر اسامہ بن لادن کو اور اسامہ کے بیٹے کو اور دوسرے کئی لوگوں کو بھی حارث الحراث کے زمرے میں شمار کئے گئے ہیں [2]، حالانکہ موجودہ صورتحال اور مستقبل میں امت مسلمہ کو جن حالات وواقعات سے واسطہ پڑتا ہے، اس کی نشاندہی اللہ کے رسول ﷺ نے اپنی فرمودات میں واضح فرمائی ہے اور اس حوالے سے واضح رہنما ہدایات بھی ارشاد فرمائے ہیں۔ ان حالات اور واقعات کے تناظر میں حارث بن حراث سے متعلق چند روایات کی تحقیق بھی ضروری ہے۔ چونکہ موجودہ دور میں اکثر لوگ ایسے بھی موجود ہیں جو اس بات کا دعوہ کرتے ہیں کہ وہ حارث بن حراث ہیں یہاں اس بات کی تحقیق کی جاتی ہے کہ ان احادیث سے استدلال کرنا صحیح ہے یا نہیں اور اگر استدلال کرنا صحیح ہے تو اس سے مراد کون ہے؟ اس کے اوصاف کیا ہیں؟ اور موجودہ دور کے مدعیان میں وہ صفات موجود ہیں یا نہیں اور اگر استدلال صحیح نہیں تو اس سے استدلال کرنے والے مدعیان کے دعوہ کا مقصد کیا ہے؟ یہاں پر چند احادیث کو ذکر کئے جاتے ہیں جو اس مضمون سے متعلق ہے:

قَالَ هَارُونُ حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ أَبِي قَيْسٍ عَنْ مُطَرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عَنْ هِلاَلِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ سَمِعْتُ عَلِيًّا – رضى الله عنه – يَقُولُ قَالَ النَّبِيُّ –صلى الله عليه وسلم– « يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ يُقَالُ لَهُ الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ يُوطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لآلِ مُحَمَّدٍ كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ – صلى الله عليه وسلم– وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ ». أَوْ قَالَ « إِجَابَتُهُ » [3].

"ہارون فرماتے ہیں کہ ہمیں عمرو بن ابی قیس نے بیان کیا وہ مطرف بن طریف سے وہ ابوالحسن سے اور وہ ہلال بن عمرو سے روایت کرتے ہے کہ میں نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا "ماوراء النہر سے ایک آدمی نکلے گا جس کا نام حارث بن حراث ہوگا اس کے آگے ایک اور آدمی ہوگا جس کا نام منصور ہوگا، وہ آل محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غالب کرے گا۔ جیسے قریش نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو غالب کیا تھا اس کی مدد کرنا ہر مسلمان پر واجب ہے یا یہ فرمایا کہ اس کا حکم ماننا ہر مسلمان پر واجب ہے۔"

پہلی روایت پر اجمالی تبصرہ

مستقبل کے پیش گوئیوں سے متعلق روایات چند اقسام پر مبنی ہیں۔ بعض احادیث تو ایسی ہیں جن میں قرب قیامت کے علامات کو ذکر کیا گیا ہے۔ مثلاً یہودیوں اور رومیوں سے جنگ، یاد جال کے ظہور کے واقعات یا حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے نزول کا واقعہ، ان میں سے بہت سے واقعات صحیح بخاری اور صحیح مسلم میں پائے جاتے ہیں۔

اس حدیث کا بظاہر اس باب سے کوئی تعلق نہیں ہے شاید امام ابوداودؒ نے آل محمد سے مراد مہدی لیا ہے اس وجہ سے اس باب میں اس حدیث کو ذکر کیا ہے۔ جبکہ اس حدیث کا تعلق امام مہدی کے ظاہر ہونے سے قبل کے حالات سے ہے۔ ظہور مہدی اس وقت ہوگا جب دنیا ظلم وجور سے بھر چکی ہوگی اور امام مہدی دنیا کو عدل وانصاف سے بھر دیں گے۔ امام مہدی کے ظہور سے قبل فتنے بہت بڑھ چکے ہوں گے۔ آپ فتنوں کو ختم کریں گے اور آپ کا زمانہ آپس میں محبت والفت کا دور دورہ ہوگا۔ مہدی علیہ الرضوان کی خلافت پوری دنیا پر ہوگی اور وہ پوری دنیا کے حکمران ہوں گے جس کی مدت ۷ سال سے ۹ سال تک کے درمیان ہوگی، لیکن خروج مہدی سے قبل ایک اور شخص نکلے گا جو مہدی کیلئے راستہ اور حالات کو سازگار کریگا۔ وہ لوگوں کے اندر اتفاق اور اتحاد کا درس عام کریگا اور مہدی کے متعلق لوگوں کو باخبر کریگا۔ یہ شخص ماوراء النہر یا مشرق سے نکلے گا۔ جیسا کہ اس حدیث میں ذکر ہے۔

يَخْرُجُ رَجُلٌ مِنْ وَرَاءِ النَّهْرِ ماوراء نہر سے ایک نیک انسان نکلے گا۔ ماوراء نہر کے معنی ہیں نہر کے پیچھے، نہر کے اس پار "ماوراء النہر "دریائے آمو کے اس پار وسطِ ایشائی (Central Asia) ریاستوں کے علاقوں کو کہا جاتا ہے۔ جن میں ازبکستان، تاجکستان، ترکمانستان، آذر بائیجان، قازقستان اور چیچنیا وغیرہ شامل ہیں[4] یا ماوراء نہر سے مراد مشرق مراد ہے[5] یعنی مشرق کی طرف سے ایک آدمی نکلے گا جو حارث بن حراث کہلائے گا۔

الْحَارِثُ بْنُ حَرَّاثٍ بعض نسخوں میں حارث بن حراث اور بعض میں حارث الحراث ذکر ہے بعض نے اس میں تصحیف کر کے اس کو حارث بن حران ذکر کیا ہے[6]، بعض کے قول کے مطابق

،حارث اس کا اصل نام ہے اور حراث اس کی صفت ہے۔ اور حراث کی معنی ہے زراع یعنی کھیتی باڑی کرنے والا، اس وجہ سے روایات میں آپ کا نام حارث الحراث آیا ہے[7]۔

عَلَى مُقَدِّمَتِهِ رَجُلٌ يُقَالُ لَهُ مَنْصُورٌ اس کے مقدمۃ الجیش میں ایک آدمی ہو گا جس کا نام منصور ہو گا جیسا کہ حدیث سے ظاہر ہے۔ اور یہ حارث بن الحراث کے لشکر کا کمانڈر ہو گا۔

يُوَطِّئُ أَوْ يُمَكِّنُ لآلِ مُحَمَّدٍ (محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آل کو غلبہ دے گا یا جگہ اور ٹھکانہ دے گا) حرف "او" یا تو راوی کے شک کو ظاہر کرتا ہے، یا او کے معنی ہیں اور۔ اس وقت اس کی معنی یہ ہو گی کہ وہ آدمی محمدؐ کی اولاد کو اپنی طرف سے مال واسباب، روپے، ہتھیار وغیرہ فراہم کرے گا۔ ان کی حکومت اور خلافت کو مستحکم اور پائیدار بنائے گا مختلف طریقوں سے ان کو تقویت پہنچائے گا اور اپنے لشکر کے ذریعے ان کی مدد کرے گا۔ "محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی اولاد" سے مراد عمومی طور پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام ذریت اور آپ کے اہل بیت ہیں اور خصوصی طور پر حضرت امام مہدی کی ذات مراد ہے یا یہ بھی کہا جا سکتا ہے کہ "محمد کی اولاد" کا لفظ تو زائد ہے اور "محمد سے مراد حضرت امام مہدی ہی ہیں[8]۔

كَمَا مَكَّنَتْ قُرَيْشٌ لِرَسُولِ اللَّهِ -صلى الله عليه وسلم- وَجَبَ عَلَى كُلِّ مُؤْمِنٍ نَصْرُهُ ». أَوْ قَالَ « إِجَابَتُهُ " قریش کے لوگوں" سے مراد وہ لوگ ہیں۔ جنہوں نے ایمان قبول کیا تھا اور تن من دھن سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مدد واعانت کی تھی جیسے کہ حضرت ابو بکر صدیق وغیرہ جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو ٹھکانا دینے والوں میں سے تھے، اسی طرح ابو طالب بھی اس زمرے میں شامل ہیں اگرچہ انہوں نے ایمان قبول نہیں کیا تھا" یا یہ فرمایا کہ اس شخص کو قبول کرو" کے الفاظ راوی کی طرف سے اس شک کے اظہار کے لئے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اس موقع پر یا تو نصرہ کا لفظ ارشاد فرمایا تھا یا اجابتہ کا لفظ نیز اس حدیث کے سیاق وسباق سے اور اس سلسلہ میں منقول دوسری احادیث کے سیاق وسباق سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے جس شخص کے ظاہر ہونے کی پیشین گوئی فرمائی ہے وہ اپنی امامت وخلافت کے دعوے کے ساتھ ظاہر ہو گا یعنی اس کا ظہور سربراہ حکومت کی صورت میں ہو گا، اور اس کی اطاعت و فرمانبرداری مسلمانوں پر واجب ہو گی اور منصور نامی شخص اس کی فوج کا سپہ سالار ہو گا ویسے بعض حضرات کا یہ کہنا

کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے منصور نام کے جس شخص کی طرف اشارہ فرمایا ہے اس کا ظہور ہو چکا ہے، اور وہ مشہور عالم ابو منصور ماتریدی تھے، جس کو حنفی فقہ کے عقائد کو مدون کرنے کی حیثیت سے احناف میں امام مانا جاتا ہے اور ان کی ذات پر حنفی عقائد کا دارومدار ہے، یہ ایک دور از کار تاویل ہے [9]۔

رواۃ الحدیث

اس حدیث کو کنز العمال، مشکاۃ المصابیح، جامع صغیر، موسوعۃ اطراف الحدیث، جمع الجوامع، جامع الاصول، البدایہ والنہایہ میں نقل کیا گیا ہے لیکن ان سب نے اس حدیث کو ابو داودؒ کی روایت پر نقل کیا ہے۔ جبکہ امام ابو داود نے بذات خود اس حدیث کو بغیر توثیق کے نقل کیا ہے۔

اس حدیث کا ایک راوی عمر بن ابی قیس الرازی ہے آپ کے بارے میں ابو داودؒ لکھتے ہیں:

لا بَأْسَ بِهِ، لَهُ أَوْهَامٌ[10]. اس کے واسطے سے احادیث کو نقل کرنے میں کوئی عیب نہیں لیکن آپ کو وہم بہت ہوتا تھا۔

امام بزارؒ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

ثقة مستقيم الحديث، روى عنه جماعة من أهل العلم[11].

"ثقہ تھے **اور** اچھی روایت والے تھے آپ سے زیادہ اہل علم نے احادیث نقل کئے ہیں۔"

قال عثمان بن أبي شيبة: لا بأس به، كان يهم في الحديث قليلًا [12]

"عثمان آپ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ آپ اچھے تھے لیکن احادیث میں تھوڑا بہت وہم کیا کرتے تھے۔"

اس حدیث کا دوسرا راوی هَارُونُ ہے۔ آپ کا پورا نام ہارون بن مغیرہ الرازی ہے آپ کے بارے میں ابن جریرؒ کہتے ہیں:

لا أعلم لهذه البلدة أصح حديثا منه[13]

"مجھے آپ کے علاقہ کے آپ سے زیادہ صحیح احادیث بیان کرنے والا معلوم نہیں۔"

آپ کے بارے میں امام نسائیؒ فرماتے ہیں:

كتب عنه يحيى بن مَعِين خمسة أحاديث ، وَقَال : ثقة صدوق[14]

"یحییٰ بن معین نے آپ سے پانچ احادیث لکھ کر نقل کئے ہیں اور مزید فرماتے ہیں کہ آپ معتبر اور صادق ہیں۔"

ابن خلدون آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

وَالْحدِيث سَكَتَ عَنْهُ أَبُو دَاوُدَ ، وَقَالَ فِي مَوْضِع آخَر فِي هَارُون : هُوَ مِنْ وَلَد الشِّيعَة [15]

"اس حدیث سے ابوداودؒ نے سکوت اختیار کیا ہے اور دوسری جگہ آپ کے بارے میں میں کہا ہے کہ آپ شیعہ کے اولاد میں سے تھے۔"

امام ابوعبیدہ الاجوری آپ کے بارے ابوداود سے نقل کرتے ہیں:

هو من الشيعة[16]. "آپ شیعہ تھے۔"

ابن حبان نے آپ کو ثقات میں ذکر کیا ہے، کہتے ہیں کہ آپ سے کبھی کبھار خطا اور سہو ہوتی تھی [17]

آپ کے بارے میں سلیمانی فرماتے ہیں:

وقال السليماني: فيه نظر [18]

اس حدیث کا تیسرا راوی مُطرِّفِ بْنِ طَرِيفٍ ہے، آپ کے بارے میں احمد اور ابو حاتم لکھتے ہیں:

"ثقة [19] مطرف ثقہ ہے۔ مرہ نے ابوداود سے نقل کیا ہے کہ مطرف ثقہ تھے اور یہ کہ علی بن مدینی نے بھی آپ کو ثقہ قرار دیا ہے [20]۔"

داود بن علیہ آپ کے بارے میں کہتے ہیں:

ما اعرف عربيا ولا عجميا أفضل من مطرف بن طريف [21]

"میں نے عرب اور عجم میں مطرف بن طریف سے زیادہ افضل شخص کوئی نہیں دیکھا ہے۔"

اس حدیث کا چوتھا راوی أَبو الْحَسَن ہے آپ کے بارے میں صاحب عون المعبود فرماتے ہیں:

أَبُو الْحَسَن شَيْخ لِمُطَرِّفٍ مَجْهُول [22] "ابوالحسن مطرف کا شیخ مجہول راوی ہے۔"

التویجری آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

هو وشيخه مجهولان [23]. "ابوالحسن اور آپ کا شیخ دونوں کے حالات نامعلوم ہیں۔"

هِلَال بْن عَمْرو اس حدیث کا پانچواں راوی ہے محمد شمس الحق آپ کے بارے میں لکھتے ہیں:

هِلَال بْن عَمْرو وَهُوَ غَيْر مَشْهُور عَنْ عَلِيّ

"ہلال بن عمرو، علی سے نقل کرنے میں مشہور نہیں ہے۔ مزید لکھتے ہیں کہ ہلال بن عمرو اور ابوالحسن دونو مجہول ہیں[24]۔"

حدیث کا مجموعی حکم

امام منزریؒ آپ کے بارے میں کہتے ہیں:

"ھذا منقطع [25] یہ حدیث منقطع ہے۔"

"شیخ البانی نے اس حدیث کو ضعیف کہا ہے قال الشيخ الألباني : (ضعيف)[26]۔"

اس حدیث کے بارے میں صنعانی کہتے ہیں:

"**ذكره أبو داود معلقًا**[27]. اس حدیث کو امام ابوداودؒ نے معلق ذکر کیا ہے۔"

المختصر اسماء الرجال کے زیادہ اہل علم نے اس حدیث پر ضعف کا حکم لگایا ہے۔ ضعیف حدیث پر عمل کرنا یا اس سے استدلال کرنا اہل علم کے نزدیک صحیح نہیں۔

دوسری حدیث

حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَى الْمِصْرِيُّ ، وَإِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ ، قَالاَ : حَدَّثَنَا أَبُو صَالِحٍ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ الْحَرَّانِيُّ ، حَدَّثَنَا ابْنُ لَهِيعَةَ ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنَ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ ، قَالَ : قَالَ رَسُولُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وسَلَّمَ : يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ ، فَيُوطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ , يَعْنِي سُلْطَانَهُ.[28]

"ہمیں حرملہ بن یحی المصری، اور ابراہیم بن سعید الجوہری نے بیان کیا دونوں کہتے ہیں ، ہمیں ابو صالح عبد الغفار بن داود الحرانی نے بیان کیا کہتے ہیں ہمیں بن لہیعۃ نے بیان کیا آپ ابی زرعۃ عمرو بن جابر الحضرمی، سے نقل کرتے ہیں آپ عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کے طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مہدی کی حکومت کے غلبہ کے لیے راہ ہموار کریں گے۔"

محمد فواد عبد الباقی نے سنن ابن ماجہ پر تحقیق کی ہے آپ لکھتے ہیں:

"في إسناده عمرو بن جابر الحضرمي وعبد الله بن لهيعة وهما ضعيفان[29]

اس حدیث کے سند میں عمرو بن جابر الحضرمی اور عبد اللہ بن لہیعۃ راوی آئے ہیں اور یہ دونوں راوی ضعیف ہیں۔"

البانی نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے[30]۔

تیسری حدیث

حدثنا أحمد بن رشدين قال حدثنا محمد بن سفيان الحضرمي قال حدثنا بن لهيعة عن أبي زرعة عمرو بن جابر عن عبد الله بن الحارث بن جزء الزبيدي قال قال رسول الله : يخرج قوم من قبل المشرق فيوطئون للمهدي سلطانه لا يروى هذا الحديث عن عبد الله بن الحارث إلا بهذا الإسناد تفرد به بن لهيعة[31]

"ہمیں احمد بن رشدین نے بیان کیا، فرماتے ہیں ہمیں محمد بن سفیان الحضرمی نے بیان کیا ،فرماتے ہیں ہمیں بن لھیعۃ نے بیان کیا، آپ ابی زرعۃ عمرو بن جابر سے نقل کرتے ہیں ،آپ عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کے طرف سے کچھ لوگ نکلیں گے جو امام مھدی کی حکومت کے غلبہ کے لیے راہ ہموار کریں گے۔"

اس حدیث کے بارے میں امام طبرانیؒ لکھتے ہیں:

لا يروى هذا الحديث عن عبد الله بن الحارث إلا بهذا الإسناد تفرد به بن لهيعة[32]

"عبداللہ بن الحارث سے یہ حدیث ابن لھیعہ کے علاوہ کسی دوسرے راوی نے نقل نہیں کیا اس حدیث کو صرف ابن لھیعہ نے نقل کیا ہیں۔"

بوصیریؒ کہتے ہیں:

"ھذا اسناد ضعیف [33] یہ ضعیف اسناد ہے۔"

ہیثمی کہتے ہیں:

فیہ عمرو بن جابر، وھو کذاب [34]

اس حدیث میں ایک راوی عمرو بن جابر ہے اور یہ راوی کذاب ہے۔

چوتھی حدیث

حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ سَعِيدٍ الْجَوْهَرِيُّ، قَالَ: نَا أَبُو صَالِحٍ الْحَرَّانِيُّ عَبْدُ الْغَفَّارِ بْنُ دَاوُدَ، قَالَ: نَا ابْنُ لَهِيعَةَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ عَمْرِو بْنِ جَابِرٍ الْحَضْرَمِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ جَزْءٍ الزُّبَيْدِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: «يَخْرُجُ نَاسٌ مِنَ الْمَشْرِقِ فَيُوَطِّئُونَ لِلْمَهْدِيِّ سُلْطَانَهُ» [35]

"ہمیں ابراہیم بن سعید الجوھری نے بیان کیا کہتے ہیں ہمیں ابو صالح عبد الغفار بن داود الحرانی نے بیان کیا کہتے ہیں ہمیں بن لھیعۃ نے بیان کیا آپ ابی زرعۃ عمرو بن جابر الحضرمی ،سے نقل کرتے ہیں آپ عبداللہ بن الحارث بن جزء الزبیدی سے نقل کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: مشرق کے طرف سے کچھ لوگ نکلے گے جو امام مہدی کے حکومت کے غلبہ کے لیے راہ ہموار کریں گے۔"

اس حدیث کی رواۃ پر تبصرہ کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ ان تمام رواۃ پر تیسرے حدیث میں تبصرہ گزر چکا ہے۔

مندرجہ بالا روایات پر نظر ڈالنے کے بعد یہ بات عیاں ہوتی ہے کہ حارث الحراث یا حارث بن حراث کا مسئلہ واضح نہیں ہے اس سے متعلق تمام روایات ضعیف اور کمزور ہیں۔ اہل علم کے نزدیک ضعیف روایات پر عقیدے کے کسی حصے کا بنیاد بنانا یا ضعیف روایات سے عقیدے کے کسی بات پر استدلال قائم کرنا درست نہیں ہے۔ بالالفاظ دیگر اعتقادات میں ضعیف روایات قطعا قابل قبول نہیں ہے اور نہ عقائد کی بنیاد ظنیات (گمانوں) پر رکھی جاسکتی ہے۔ ارشاد باری تعالی ہے:

إِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِي مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا [36]

"یقینا ظن حق میں کچھ کام نہیں آتا۔"

اگر ان تمام روایات کو کثرت طرق کی وجہ سے حسن بھی مان لیا جائے تو پھر بھی اس پر عقائد کی بنیاد نہیں رکھی جاسکتی لہٰذا اس سے استدلال کرنا محل نظر ہے۔

دوسری بات اگر ان روایات سے استدلال صحیح بھی مان لیا جائے تو تمام روایات کے عموم سے یہ بات بھی واضح ہوتی ہے کہ حارث الحراث حکمران ہو گا اور اس کے پاس ایک بڑا فوج ہو گا او اس کا سپہ سالار منصور نامی شخص ہو گا اور وہ باطل قوتوں کو شکست دے گا اور غالب آئے گا جبکہ موجودہ مدعین میں کوئی شخص اس پیش گوئی پر پورا نہی اترتا۔

تیسری بات یہ کہ تمام روایات دو اقسام پر مشتمل ہیں بعض روایات جگہ کی تعین میں عام ہیں، یعنی حارث الحراث نامی ایک شخص مشرق سے نکلے گا، یعنی مشرق کے کسی بھی حصے سے نکل سکتا ہے جبکہ دیگر روایات میں عموم کے اندر تخصیص کئی گئی ہے کہ وہ ماوراء النہر سے آئے گا۔ اس کا

تذکرہ پہلے ہو چکا ہے کہ ماوراء النہر کہاں ہے۔ موجودہ روایات جن حضرات پر منطبق کی جاتی ہے ان ہی سے کسی کا تعلق ماوراء النہر سے نہیں ہے۔

چوتھی بات یہ کہ مدعیان حارث الحراث کا مقصد کیا ہے ؟ یہ بات واضح ہے کہ ان مدعیان میں سے ہم کسی کی نیت پر شک نہیں کر سکتے کہ اس کی نیت غلط ہے البتہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ ان کا استدلال غلط ہے۔ رہی یہ بات کہ حارث الحراث کے دعوے کا مقصد کیا ہو سکتا ہے ؟ یہ ظاہر ہے کہ اگر لوگ دعوہ کرنے والے کو صحیح حارث الحراث تسلیم کرے تو ان کے مددگاروں اور معاونین میں اضافہ ہو گا اور وہ آسانی سے اپنے مقصد میں کامیاب ہو گا۔

حواشی وحوالہ جات

1 انشاءاللہ آئندہ شمارے میں آپ کا پورا نام، تفصیلی تعارف، کام کا جائزہ، اور دیگر پہلوں پر تفصیلی بحث ہو گی۔

2 حارث بن حراث، حارث الحراث، حارث الحران/www.youtube.com

3 أبوداود، سلیمان بن الأشعث، سنن أبی داود ۴: ۱۰۸، المکتبۃ العصریۃ، صیدا-بیروت (س۔ن)

4 شرف الحق، محمد أشرف، عون المعبود شرح سنن أبی داود ۲۵۷:۱۱، دار الکتب العلمیۃ—بیروت، ۱۴۱۵ھ

5 عبدالمحسن بن حمد، شرح سنن أبی داود ۲۵: ۴۸۱ مصدر الكتاب: دروس صوتية قام بتفريغها موقع الشبكة الإسلامية

6 التویجری، حمود بن عبداللہ، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المہدی المنتظر: ۷۰، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۰۳ھ

7 محمد شمس الحق، عون المعبود شرح سنن أبی داود ۹: ۳۴۳، المکتبۃ السلفیۃ، المدینۃ المنورۃ، ۱۳۸۸ھ

8 ملا علی قاری، علی بن (سلطان) محمد، مرقاۃ المفاتیح شرح مشکاۃ المصابیح ۸: ۳۴۴۵، دار الفکر، بیروت – لبنان، ۱۴۲۲ھ

9 نفس مصدر ۸: ۳۴۴۶

10 الذہبی، محمد بن أحمد، تاریخ الإسلام وَوَفیات المشاہیر وَالأعلام ۴: ۴۶۸، دار الغرب الإسلامی، ۲۰۰۳ء

11 علاءالدین، مغلطائی بن قلیج، إکمال تہذیب الکمال في أسماء الرجال ۱۰: ۲۴۹، الفاروق الحدیثۃ للطباعۃ والنشر، ۱۴۲۲ھ

12 نفس مصدر ۱۰: ۲۵۰

13 تہذیب التہذیب ۱۱: ۱۳

14 المزی، یوسف بن الزکی، تہذیب الکمال مع حواشیہ ۳۰: ۱۱۱، مؤسسۃ الرسالۃ–بیروت، ۱۴۰۰ھ

15 عون المعبود شرح سنن أبی داود ۹: ۱۳۴۲

16 تہذیب الکمال مع حواشیہ ۳۰: ۱۱۱

17 نفس مصدر

18 میزان الاعتدال فی نقد الرجال ۴: ۲۸۷

19 تہذیب التہذیب ۱۰: ۱۵۶

20 نفس مصدر

21 تہذیب التہذیب ۱۰: ۱۵۶

22 عون المعبود شرح سنن أبی داود ۹: ۱۳۴۳

23 التویجری، حمود بن عبداللہ، الاحتجاج بالأثر علی من أنکر المہدی المنتظر ۲: ۲۸۷ مطبع نامعلوم، ۱۴۰۳ھ

24 عون المعبود شرح سنن أبی داود ۹: ۱۳۴۲

25 التویجری، حمود بن عبداللہ، إتحاف الجماعۃ بما جاء فی الفتن والملاحم وأشراط الساعۃ ۲: ۲۸۷

26 الألبانی، محمد ناصر الدین، ضعیف الجامع الصغیر وزیادتہ: ۹۳۱، المکتب الإسلامی، بیروت، ۱۴۰۸ھ

27 الصنعانی، حسن بن محمد، نزہۃ الألباب فی قول الترمذي «وفی الباب» ۵: ۳۰۸، دار ابن الجوزی للنشر والتوزیع، المملکۃ العربیۃ السعودیۃ، ۱۴۲۶ھ

28 سنن ابن ماجہ ۲: ۲۱۵

29 سنن ابن ماجہ ۲: ۱۳۶۸

30 نفس مصدر

31 معجم الاوسط

32 الطبرانی، سلیمان بن أحمد، المعجم الأوسط، ۱: ۹۴، دار الحرمین- القاہرۃ، ۱۴۱۵ھ

33 السیوطی، جلال الدین، جامع الاحادیث ۲۴: ۹۴

34 نفس مصدر

35 البزار، أحمد بن عمرو، مسند بزار ۹: ۲۴۳، مکتبۃ العلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ، ۱۹۸۸

36 سورت یونس ۱۰: ۳۶